ماڈیول ۱۸

وضو کے فرائض کا خلاصہ

وضو، نماز اور دیگر عبادات کے لیے ایک لازمی شرط ہے جس کا مقصد جسمانی اور روحانی پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔ وضو کے چار بنیادی فرائض ہیں جن کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا:

1. **بسم اللہ پڑھنا**
2. **کلی اور ناک میں پانی ڈالنا (مضمضہ اور استنشاق)**
3. **چہرے کو دھونا**
4. **کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا**
5. **سر کا مسح کرنا:** وضو کے فرائض میں سے سر کا مسح کرنا ایک اہم رکن ہے، جس کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا۔ سر کے مسح کا حکم قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ علماء کے درمیان اس بات پر اختلاف ہے کہ سر کے مسح کی مقدار کتنی ہونی چاہیے اور آیا پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے یا کچھ حصے کا مسح بھی کافی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث اور علماء کے اقوال موجود ہیں۔

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو" (سورۃ المائدہ: آیت 6)

مسح کی مقدار پر علماء کا اختلاف

مسح کی مقدار کے بارے میں علماء کے تین مشہور اقوال ہیں، جو تفصیل سے درج ذیل ہیں:

پہلا قول-چوتھائی سر کا مسح کرنا

فقہ حنفیہ کے نزدیک وضو میں کم از کم چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔اس قول کے مطابق پورے سر کا مسح ضروری نہیں، بلکہ کم از کم چوتھائی حصہ کا مسح وضو کے فرض کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔

دلیل: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پگڑی پر مسح کیا، جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ پورے سر کا مسح لازم نہیں، بلکہ کچھ حصے کا مسح بھی کفایت کرتا ہے(صحیح مسلم: حدیث نمبر 274)۔

دوسرا قول-چند بالوں کا مسح

فقہ شافعیہ کے مطابق، وضو میں سر کے کچھ بالوں کا مسح بھی کافی ہے۔اگر انگلی کے نیچے کچھ بال آجائیں اور ان پر مسح کر لیا جائے تو وضو درست ہے۔

دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کرتے وقت سر کے کچھ حصے پر مسح کیا، جس سے فقہ شافعیہ نے استدلال کیا کہ سر کے کچھ بالوں پر مسح کرنا بھی وضو کی تکمیل کے لیے کافی ہے۔

تیسرا قول-پورے سر کا مسح (جمہور علماء کا قول)

جمہور علماء، جن میں مالکیہ، حنابلہ اور بعض حنفی علماء شامل ہیں، اس بات پر متفق ہیں کہ وضو میں پورے سر کا مسح واجب ہے۔ان کے نزدیک جب تک پورے سر کا مسح نہ کیا جائے، وضو مکمل نہیں ہوتا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے لے کر گدی تک لے جا کر واپس اگلی طرف لائے اور پورے سر کا مسح کیا (صحیح بخاری: حدیث نمبر 185)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے اور اس پر عمل جمہور کا موقف ہے۔

مسح کی تعداد

سر کے مسح کی تعداد میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ آیا سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے یا تین مرتبہ۔

ایک مرتبہ مسح کرنا واجب ہے (جمہور علماء کا قول)

جمہور علماء کے نزدیک سر کا مسح ایک مرتبہ ہی کرنا واجب ہے۔

دلیل: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت چہرہ، ہاتھ اور پاؤں تین مرتبہ دھوئے مگر سر کا مسح ایک مرتبہ کیا (صحیح بخاری: حدیث نمبر 157)۔

تین مرتبہ مسح کرنا جائز ہے (فقہ شافعیہ کا قول)

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جیسے دیگر اعضاء کا وضو تین مرتبہ کیا جا سکتا ہے، اسی طرح سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا جا سکتا ہے۔

دلیل: حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کے دوران سر کا مسح تین مرتبہ کیا (ابوداود: حدیث نمبر 110)۔

سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینے یا نہ لینے کا مسئلہ

علماء میں اختلاف ہے کہ کیا سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر پہلے سے موجود پانی ہی کافی ہے۔ اس سلسلے میں دونوں اقوال کی دلیل درج ذیل ہے:

پہلا قول-نیا پانی لینا سنت ہے

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سر کا مسح وہی پانی استعمال کر کے کیا جو وضو کے دوران ہاتھوں پر لگا تھا(ابو داود: حدیث نمبر130)۔

دوسرا قول-پہلے سے موجود پانی استعمال کرنا کافی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سر کا مسح پہلے سے موجود پانی سے کیا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نیا پانی لینا لازم نہیں۔

کانوں کا مسح

وضو میں سر کے ساتھ کانوں کا مسح بھی سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے،اور اس پر علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

کانوں کا مسح سنت ہے یا واجب؟

پہلا قول-کانوں کا مسح سنت ہے(جمہور علماء کا قول)

جمہور علماء یعنی فقہ حنفیہ،مالکیہ،شافعیہ کے نزدیک کانوں کا مسح سنت ہے۔

دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں،لہذا سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا سنت ہے(ابو داود: حدیث نمبر134)۔

دوسرا قول-کانوں کا مسح واجب ہے(فقہ حنابلہ کا قول)

فقہ حنابلہ کے نزدیک کانوں کا مسح واجب ہے،کیونکہ کان سر کا حصہ ہیں اور سر کے مسح کی فرضیت کانوں کے لئے بھی واجب قرار دیتی ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ السنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں (موطا امام مالک)۔

کانوں کے مسح کے بارے میں علماء کے درمیان دو اقوال ہیں: ایک قول یہ ہے کہ کانوں کا مسح واجب ہے، جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بات واضح ہے کہ کانوں کا مسح بھی واجب ہے، کیونکہ یہ سر کا حصہ ہیں۔ جیسے سر کا مسح کرنا واجب ہے، اسی طرح کانوں کا مسح بھی واجب ہے۔

مسح کے لیے پانی کا استعمال

کانوں کا مسح کرنے کے لیے پانی کے استعمال کے بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں:

پہلا قول: نیا پانی نہیں لیا جائے گا بلکہ سر کے مسح کا جو پانی ہے، اسی کے ذریعے کانوں کا مسح کیا جائے گا۔

یہ قول فقہ حنفیہ کا ہے کہ کانوں کا مسح سر کے مسح کے باقی ماندہ پانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مطابق، جو پانی سر کے مسح کے بعد ہاتھوں پر باقی بچ جائے، اسی پانی کے ساتھ کانوں کا مسح کیا جا سکتا ہے۔

دلیل: یہ دلیل اس بات پر ہے کہ کان سر کا حصہ ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کان سر کا حصہ ہیں"۔ جب کان سر کا حصہ ہیں تو سر کے مسح کا جو پانی ہے، وہی کانوں کے لئے بھی کافی ہو گا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا۔ اس میں یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے سر کا مسح کرتے وقت وہی پانی استعمال کیا جو سر کا مسح کرتے وقت تھا (ابو داود: حدیث نمبر 134)۔

دوسرا قول: نیا پانی لیا جا سکتا ہے اور سر کے پانی سے بھی مسح کیا جا سکتا ہے۔

یہ قول جمہور (مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ) کا ہے کہ نئے پانی کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔ اگر کوئی نیا پانی لے کر کانوں کا مسح کرے تو یہ عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی ﷺ نے اپنے کانوں کا مسح کیا بغیر اس پانی کے جو انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا" (مستدرک حاکم)۔

لیکن یہ حدیث بعض علماء کے نزدیک ضعیف ہے، کیونکہ اس کی صحت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

کانوں کے مسح کا طریقہ

داخلی حصے کا مسح: کانوں کے داخلی حصے کا مسح کرنے کے لئے شہادت والی انگلی استعمال کی جائے۔ اس انگلی سے کانوں میں داخل ہو کر اس کے اندرونی حصے کا مسح کیا جائے

باہر کا مسح: پھر اسی ہاتھ سے کانوں کے باہر کے حصے کا بھی مسح کیا جائے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے کانوں کا مسح کیا اور یہ دونوں کو اکٹھا مسح کرنے کا ذکر کیا (ابوداود: حدیث نمبر 134)۔

ترتیب کا خیال رکھنا

وضو کرتے وقت سر کا مسح پہلے کیا جائے اور پھر کانوں کا مسح کیا جائے۔ یہ ترتیب ضروری ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وضو کے دوران سر کا مسح پہلے کیا اور پھر کانوں کا۔

Wudhu ke Faraiz ka Khulasa

Wudhu, namaz aur deegar ibaadat ke liye ek laazmi shart hai jiska maqsad jismani aur rohani paakizgi hasil karna hai. Wudhu ke chaar buniyadi faraiz hain jin ke baghair Wudhu mukammal nahi hota:

1. **Bismillah parhna**
2. **Kuli aur naak mein pani dalna (Muzmuzah aur Istinshaaq)**
3. **Chehre ko dhona**
4. **Kohniyon samait haathon ko dhona**
5. **Sar ka Masah karna :** Wudhu ke faraiz mein se sar ka masah karna ek aham rukn hai, jis ke baghair Wudhu mukammal nahi hota. Sar ke masah ka hukum Quran Majeed, Ahadees Nabwi ﷺ aur Ijma-e-Ummat se sabit hai. Ulema ke darmiyan is baat par ikhtilaf hai ke sar ke masah ki miqdaar kitni honi chahiye aur kya poore sar ka masah karna wajib hai ya kuch hisson ka masah bhi kafi hai. Is silsile mein mukhtalif Ahadees aur Ulema ke aqwaal maujood hain.

"Ae imaan walon! Jab tum namaz ke liye kharay honay ka irada karo to apne chehron ko, apne haathon ko kohniyon tak, apne saron ka masah karo aur apne paon ko takhno tak dho lo" (Surah Al-Ma'idah, Ayat 6).

Masah ki Miqdaar par Ulema ka Ikhtilaf

Masah ki miqdaar ke baare mein ulema ke teen mashhoor aqwaal hain, jo tafseel se darj zail hain:

- **Pehla Qaul-Chauthayi Sar ka Masah karna**

Fiqh Hanafi ke nazdeek Wudhu mein kam az kam chauthayi sar ka masah karna wajib hai. Is qaul ke mutabiq poore sar ka masah zaroori nahi, balke kam az kam chauthayi hissa ka masah Wudhu ke farz ko poora karne ke liye kaafi hai.

Daleel: Hazrat Mughira bin Shu'bah رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne apni pagri par masah kiya, jisse ye istidlal kiya jata hai ke poore sar ka masah lazim nahi, balke kuch hisson ka masah bhi kifayat karta hai (Sahih Muslim: Hadees No. 274).

- **Dusra Qaul-Chand Baalon ka Masah**

Fiqh Shafiya ke mutabiq, Wudhu mein sar ke kuch baalon ka masah bhi kafi hai. Agar ungli ke neeche kuch baal aa jayein aur unpar masah kar liya jaye to Wudhu durust hai.

Daleel: Hazrat Ibn Abbas رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne Wudhu karte waqt sar ke kuch hisson par masah kiya, jisse Fiqh Shafiya ne istidlal kiya ke sar ke kuch baalon par masah karna bhi Wudhu ki takmeel ke liye kafi hai.

- **Teesra Qaul - Poore Sar ka Masah (Jamhur Ulema ka Qaul)**

Jamhur Ulema, jin mein Malikiya, Hanabila aur baaz Hanafi ulema shamil hain, is baat par mutafiq hain ke Wudhu mein poore sar ka masah wajib hai. Inke nazdeek jab tak poore sar ka masah na kiya jaye, Wudhu mukammal nahi hota.

Daleel: Hazrat Abdullah bin Zaid رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne apne dono haathon ko sar ke agle hisson se le kar gaddi tak le gaye aur wapas aglay hisson tak laaye aur poore sar ka masah kiya (Sahih Bukhari: Hadees No. 185).

Ye hadees wazeh karti hai ke poore sar ka masah karna sunnat hai aur is par amal jamhur ka mauqif hai.

Masah ki Ta'adad

Sar ke masah ki ta'adad mein bhi ulema ka ikhtilaf hai ke aaya sar ka masah ek martaba kiya jaye ya teen martaba.

Ek Martaba Masah karna Wajib hai (Jamhur Ulema ka Qaul)

Jamhur ulema ke nazdeek sar ka masah ek martaba hi karna wajib hai.

Daleel: Hazrat Usman رضی اللہ عنہ ki riwayat mein hai ke Rasool Allah ﷺ ne Wudhu karte waqt chehra, haath aur paon teen martaba dhoye magar sar ka masah ek martaba kiya (Sahih Bukhari: Hadees No. 157).

Teen Martaba Masah karna Jaiz hai (Fiqh Shafiya ka Qaul)

Imam Shafi'i رحمہ اللہ ke nazdeek jaise deegar aza ka Wudhu teen martaba kiya ja sakta hai, usi tarah sar ka masah bhi teen martaba kiya ja sakta hai.

Daleel: Hazrat Rabi bint Mu'awwidh رضی اللہ عنہا se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne Wudhu ke douran sar ka masah teen martaba kiya (Abu Dawood: Hadees No. 110).

Sar ke Masah ke liye Naya Pani Lene ya Na Lene ka Masla

Ulema mein ikhtilaf hai ke kya sar ke masah ke liye naya pani lena zaroori hai ya haathon par pehle se mojood pani hi kafi hai. Is silsile mein dono aqwaal ki daleel darj zail hai:

- **Pehla Qaul-Naya Pani Lena Sunnat hai**

Hazrat Rabi bint Mu'awwidh رضی اللہ عنہا se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne sar ka masah wohi pani istemal kar ke kiya jo Wudhu ke douran haathon par laga tha (Abu Dawood: Hadees No. 130).

- **Dusra Qaul-Pehle se Mojood Pani Istemaal Karna Kafi hai**

Hazrat Abdullah bin Abbas رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne apne sar ka masah pehle se mojood pani se kiya, jisse ye sabit hota hai ke naya pani lena laazim nahi.

Kanon ka Masah

Wudhu mein sar ke saath kanon ka masah bhi sunnat-e-Nabwi ﷺ se sabit hai, aur is par ulema ke mukhtalif aqwaal hain.

Kanon ka Masah Sunnat hai ya Wajib?

Pehla Qaul- Kanon ka Masah Sunnat hai (Jamhur Ulema ka Qaul)

Jamhur ulema yani Fiqh Hanafiya, Malikiya, Shafiya ke nazdeek kanon ka masah sunnat hai.

Daleel: Hazrat Ibn Abbas رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne farmaya ke kaan sar ka hissa hain, lehaza sar ke masah ke saath kanon ka masah karna sunnat hai (Abu Dawood: Hadees No. 134).

Dusra Qaul -Kanon ka Masah Wajib hai (Fiqh Hanabila ka Qaul)

Fiqh Hanabila ke nazdeek kanon ka masah wajib hai, kyunke kaan sar ka hissa hain aur sar ke masah ki farziyat kanon ke liye bhi wajib qarar deti hai.

Daleel: Hazrat Abdullah al-Sanabhi رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya ke jab insaan apne sar ka masah karta hai to uske gunaah jhad jate hain, yahaan tak ke uske kanon se bhi nikal jate hain (Muwatta Imam Malik).

Kanon ke Masah ke liye Pani ka Istemaal

Kanon ka masah karne ke liye pani ke istemaal ke baare mein ahl-e-ilm ke do aqwaal hain:

- **Pehla Qaul- Naya Pani Nahi Liya Jayega**

Yeh Qaul Fiqh Hanafiya ka hai ke kanon ka masah sar ke masah ke baqi manda pani se kiya ja sakta hai. Is ke mutabiq, jo pani sar ke masah ke baad haathon par baqi bach jaye, usi pani ke sath kanon ka masah kiya ja sakta hai.

- **Dusra Qaul-Naya Pani Liya Ja Sakta hai**

Yeh Qaul Jamhur (Malikiya, Shafiya, Hanabila) ka hai ke naye pani ka istemaal zyada behtar hai. Agar koi naya pani le kar kanon ka masah kare to ye amal zyada pasandeeda hai.

Kanon ke Masah ka Tareeqa

Dakhli Hissa ka Masah: Kanon ke dakhli hissa ka masah karne ke liye shahadat wali ungli istemaal ki jaye. Is ungli se kanon mein dakhil ho kar uske andarooni hissa ka masah kiya jaye.

Bahar ka Masah: Phir usi haath se kanon ke bahar ke hissa ka bhi masah kiya jaye.

Hadees: Hazrat Abdullah bin Abbas رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi ﷺ ne apne kanon ka masah kiya aur ye dono ko akatha masah karne ka zikr kiya (Abu Dawood: Hadees No. 134).

Tarteeb ka Khayal Rakhna

Wudhu karte waqt sar ka masah pehle kiya jaye aur phir kanon ka masah kiya jaye. Ye tarteeb zaroori hai kyunke Nabi Kareem ﷺ ne Wudhu ke douran sar ka masah pehle kiya aur phir kanon ka.